محلوں کے نیچے ڈورو بجا کر کھیل شروع کر دیا۔ رانی دریچہ میں بیٹھی دیکھ رہی تھی۔ بندر کی نظر اُس رانی پر پڑی دیکھ کر وہ اپنا تمام کھیل بھول گیا اور سوگ ساگر میں پڑ گیا۔ ناچنا بند کر دیا، قلندر نے اُسے لاٹھی سے مارا مگر پھر بھی اُس نے کوئی کھیل نہ کیا۔ رانی جب غور سے دیکھا کہ یہ تو وہی بندر ہے جو میرا خاوند تھا اُسی وقت قلندر سے مول لے لیا اور بن میں چھوڑ دیا۔ اُس بندر نے اپنی عورت کو کہنا نہ مانا تھا اس واسطہ تکلیف اُٹھانی پڑی۔ بہترین موقعہ کو گنوا بیٹھا جو اُس کو قدرت نے عطا کیا تھا۔

ہے سوامی آپ اپنے دل میں سوچئے، بن کو جگت جانو، اور پھل پھول وغیرہ جو بن میں تھا اُس کو پُدگل جانو، جس کو جیو دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور جو آواز غیب سے ہوئی وہ کرم جانو، بندر بندری، ہم اور آپ سمجھو یعنی انسانیت ملی اور دوبارہ جو کودنے لگے ہو موکش کے سُکھوں کی حرص کرتے ہو اس واسطہ اے پیارے سنسار میں رہو نہیں تو دُکھ پاؤ گے۔

یہ کہانی سُن کر جمبو کمار بولے ہے استری جو دولت کا لوبھی ہوتا ہے اُس کا بُرا حال ہوتا ہے اور ہاتھ کچھ نہیں آتا ہے اُن سب کو میں چھوڑتا ہوں تمہاری مثال یہ کس طرح ٹھیک ہو سکتی ہے اس بات کا خیال کر کہ

انسان تو مانند پانی کے بُلبلہ کے ہے اور اوپر سے چمڑے میں لپٹا ہوا اچھا معلوم دیتا ہے۔ بیچ میں سوائے لہو، نس اور مل موتر کے اور کچھ نہیں ہے۔ پدمنی جگت کا حال دیکھا اس میں تکلیف بہت زیادہ ہے اور آرام مطلق نہیں ہے۔ مکت میں سوائے آرام کے اور کچھ نہیں ہے اور وہ آرام بھی ایسا ہے کہ کبھی جانیوالا نہیں ہے اور نہ کم ہونیوالا ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے رہنے والا ہے۔ اب میں تمکو اس پر ایک مثال سُناتا ہوں اُس کو سُنکر تمہاری سمجھ میں ٹھیک ٹھیک بیٹھ جاویگا۔

مثال: ایک کنگال آدمی تھا جو کہ کوئلہ بنا کر بازار میں فروخت کر کے اوقات بسر کیا کرتا تھا۔ مگر پھر بھی شکم پوری نہ ہوتی تھی۔ چونکہ پاپی جیو سے پاپ کا ہی کام ہوتا ہے۔ وہ واسطہ کوئلہ بنانے کے جنگل بیابان میں ہر روز جایا کرتا تھا۔ دھوپ کی تکلیف ہمیشہ برداشت کیا کرتا تھا ایک دن وہ جنگل میں گیا اور ایک گھڑا پانی کا اپنے ساتھ لے گیا وہاں جا کر لکڑیاں جمع کر کے اُن کو آگ لگادی۔ گیلی سُوکھی لکڑی سب اُس میں ڈال دیں۔ اُس کے جلتے جلتے دوپہر ہوگئی اور سورج کی تپش زیادہ ہوگئی۔ اُس تپش کے سبب سے اُس کو بہت ہی پیاس لگی وہ تمام گھڑا پانی کا پی گیا مگر پیاس نہ مِٹی اُس

نے خیال کیا کہ میں آج نہیں بچتا۔ایک درخت کے نیچے آ کر پڑ گیا اتنے میں ہوا چلی اُس کو نیند آ گئی ۔خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ کنواں اور تالاب بلکہ ندی اور سمندر کو بھی پی لیا لیکن پیاس نہیں بجھی اور کلیجہ ہل ہل کرتا ہے اتنے میں آنکھ کُھل گئی منہ سے مارے پیاس کے آواز نہ نکلتی تھی اُس وقت میں کون اُس کی خبر گیری کرتا کوئی پاس نہ تھا چاروں طرف نظر دوڑائی کچھ دور سیلا بہ نظر آیا۔ وہاں سے بھا گا ہوا آیا اور آتا ہی سیلا بہ میں جا بڑا، داخل ہوتے ہی کیچڑ میں دھنس گیا پانی تک نہ پہنچ سکا گھاس کی ٹہنیوں کو پانی میں ڈبو کر سر اور منہ میں بوندیں ٹپکا تا تھا اور جو داہ لگی ہوئی تھی وہ نہ بجھی لیکن گیلی مِٹّی کے چمٹنے سے تمام بدن میں ٹھنڈ پڑ گئی۔اُس سردی کے سبب سے بہت ہی خوش ہوا۔تھوڑی دیر کے بعد دھوپ کی وجہ سے بدن خُشک ہو گیا اور مِٹّی کے سبب سے بدن پھٹنے لگا۔ بڑی بھاری تکلیف معلوم ہوئی۔ ہائے ہائے کر کے رو رہا تھا۔اتنے میں ایک مسافر وہاں پہنچ گیا اُس نے دُکھی دیکھ کر اُس کی مِٹّی دھو دی۔اُس کے دھونے سے اُس کو آرام ہو گیا اِس مثال پر جیو کو کوئلہ کرنیوالا سمجھو اور کھوٹے کرم یہ پندراں کرماں دان ہیں اور دھوپ انتراء ہے۔آبھہ کرم آگ لگانی اور بھوگ بلاس کرنیکی پیاس لگانی ہے۔پُن یوگ سے پانی پی لیا

یعنی انسان بن گیا اور اُس میں جو سُکھ ہے وہ سُپنہ کی مانند ہے۔ دھن کے لالچ میں اگر پانی کی طرف دوڑتا ہے اور کیچڑ میں پھنس جاتا ہے اور اپنی سب عقل کو کھودیتا ہے مگر کوئی نیک عمل کیا ہوا تھا۔ اُس کے سبب سے پانی کی بوند منہ میں ٹپکانے لگا بھوگوں کے بس ہو کر سیر نہ ہوا، زیادہ طمع نفسانی نے ستایا اور جو مٹّی دھوئی وہ کریا پانی جانو جس کے سبب سے پاپ دور ہو جاتے ہیں اور موکش کا آرام مل جاتا ہے۔ اس واسطہ اب میں تمام موہ کے جال توڑ کر سری سودھرما سوامی جی کی شرن لونگا۔ اے بیوقوف عورت اس کو وچار اور سمجھ یہ سُن کر وہ عورت لاجواب ہو کر چپ کر جا بیٹھی اور کہنے لگی جو آپ کی مرضی ہے سو کرو۔

اب تیسری عورت پدماسینا غرور میں آ کر سامنے آ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی کہ ہے مہاراج میری عرض سُنو آپ کس طرح سے ہماری محبت کو دور کر دو گے ایک کیا ہم تو آٹھ ہیں۔ ہمارا تو آپ سے پچھلے جنم کا تعلق ہے آج نیا نہیں ہوا ایسے کرنے میں رانی نے اپنا سب کچھ کھودیا تھا۔ میں بار بار عرض کرتی ہوں آپ اس بات کو جانے دو جمبوکمار نے کہا جو تیرے دل میں ہے تو بھی سُنا دے باقی نہ رکھنا۔ جمبوکمار کے کہنے پر اُس پدما نے مثال سنائی:

مثال: راج گریہی نگری میں ایک سُنار بسا کرتا تھا۔ وہ بہت ہی عمدہ عمدہ زیور سونا، چاندی کے بناتا تھا۔مگر وہ سنار عورت کا بڑا مطیع تھا عورت اس کی بدکار تھی کسی اور آدمی سے اُس کی دوستی تھی۔ سُنار نے ایک دفعہ اُس عورت کو اپنے دوست سے بدکاری کرتے دیکھ لیا۔ اُس عورت نے مکروفریب کی باتیں بنا کر اپنے خاوند کو اپنے سُسر کی طرف سے بدظن کردیا۔ جب اُس کے باپ نے اپنے فرزند کو اُس کی عورت کی بدکاری کا حال سُنایا تو وہ اُلٹا اُس کے گلہ پڑ گیا اور باپ کو بُرا بھلا کہنے لگا کہ تجھ کو میری عورت اچھی نہیں لگتی ہے ناحق الزام لگاتا ہے۔ اُس کے باپ کو اس بات کا بڑا فکر ہو گیا۔ باپ نے یہ خیال کیا کہ اچھا اب اس کو پکڑ کر دکھلاؤ نگا تب اسکو معلوم ہوگا۔ اب اُس کا باپ اس تاک میں رہا۔ وہ عورت اپنے یار سے ہمیشہ ملتی اور عیش وعشرت کرتی تھی۔ ایک رات اپنے یار کے ساتھ سوئی پڑی تھی۔ اُس کے سُسر نے پچھلی رات کو دیکھا اور چُپکے چُپکے جا کر پاؤں سے پازیب کھول لی کہ صبح کو اُس کے مالک کو دکھلاؤ نگا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس عورت کی آنکھ کُھل گئی اور خیال کیا کہ میری پازیب میرا اسرا اُتار لے گیا ہے اُسی وقت یار کو جگا کر روانہ کردیا اور آپ خاوند کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ